Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم
فون ۹۴۴
اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
یوم بدھ
The Daily ALFAZL RABWAH
قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے
جلد ۶۴/۲۹ | ۱۲ رجب ۱۳۹۵ھ ۲۳ وفا ۱۳۵۴ہش ۲۳ جولائی ۱۹۷۵ء | نمبر ۱۶۷

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مردانِ خدا کے ساتھ ایک نور ہوتا ہے جو ربّانی چمک اپنے اندر رکھتا ہے

ان کی پیشگوئیاں الٰہی تائید و نصرت سے بھری ہوئی ہوتی ہیں

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مردانِ خدا کی علامات بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:-

"خدائے کریم اپنا فصیح اور لذیذ کلام وقتاً فوقتاً اس کی زبان پر جاری کرتا رہتا ہے جو الٰہی شوکت اور برکت اور غیب گوئی کی کامل طاقت اپنے اندر رکھتا ہے اور ایک نور اس کے ساتھ ہوتا ہے جو بتلاتا ہے کہ یہ یقینی امر ہے ظنی نہیں ہے اور ایک ربّانی چمک اس کے اندر ہوتی ہے اور کدورتوں سے پاک ہوتا ہے ... اس کی پیشگوئیاں نجومیوں کی طرح نہیں ہوتیں بلکہ ان میں محبوبیت اور قبولیت کے آثار ہوتے ہیں اور ربّانی تائید اور نصرت سے بھری ہوئی ہوتی ہیں ... اور وہ امور اس پر ظاہر ہوتے ہیں جو دوسروں پر ظاہر نہیں ہوتے اور وہ غیب کے دروازے اس کی پیشگوئیوں پر کھولے جاتے ہیں جو دوسروں پر نہیں کھولے جاتے ... کیا باعتبار کمیّت اور کیا باعتبار کیفیت ایسا بے مثل کلام اس کی زبان پر جاری کیا جاتا ہے کہ دُنیا اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی اور اس کی آنکھ کو کشفی قوّت عطا کی جاتی ہے جس سے وہ مخفی در مخفی خبروں کو دیکھ لیتا ہے اور بسا اوقات لکھی ہوئی تحریریں اس کی نظر کے سامنے پیش کی جاتی ہیں اور مُردوں سے زندوں کی طرح ملاقات کر لیتا ہے اور بسا اوقات ہزاروں کوس کی چیزیں اس کی نظر کے سامنے ایسی آجاتی ہیں گویا وہ پیروں کے نیچے پڑی ہیں۔ ایسا ہی اس کے کان کو بھی مغیبات کے سُننے کی قوّت دی جاتی ہے اور اکثر اوقات وہ فرشتوں کی آواز کو سُن لیتا ہے اور بیقراریوں کے وقت ان کی آواز سے تسلّی پاتا ہے ... اس کے دِل کو قوّتِ فراست عطا کی جاتی ہے اور بہت سی باتیں اس کے دِل میں پڑ جاتی ہیں اور وہ صحیح ہوتی ہیں علٰی ہذا القیاس شیطان اس پر تصرف کرنے سے محروم ہو جاتا ہے کیونکہ اس میں شیطان کا کوئی حصّہ نہیں رہتا اور بباعث نہایت درجہ فنافی اللہ ہونے کے اس کی زبان ہر وقت خدا کی زبان ہوتی ہے اور اس کا ہاتھ خدا کا ہاتھ ہوتا ہے ... کیونکہ نفسانی ہستی اس کی بکلّی جل جاتی ہے اور سفلی ہستی پر ایک موت طاری ہو کر ایک نئی اور پاک زندگی اس کو ملتی ہے جس پر ہر وقت انوارِ الٰہیہ منعکس ہوتے رہتے ہیں۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۴-۱۸)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۳ وفا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:-

طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احباب توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت سے رکھے اور حضور کی عمر میں غیر معمولی برکت عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ ۲۳ وفا۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:-

کمر اور سر میں درد ہے

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو اپنے فضل سے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے اور تادیر سلامت رکھے۔ آمین

امریکہ میں ایک احمدی خاتون کی نمایاں کامیابی

میری بیٹی ڈاکٹر لبنیٰ رضیہ اعجاز اہلیہ ڈاکٹر مجدد احمد اعجاز صاحب پی ایچ ڈی نے امریکہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جون ۱۹۷۵ء میں امتیازی طور پر تعلیم کے شعبہ میں پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی ہے۔ امریکہ کے اخبارات میں اس کی کامیابی کی خبر نمایاں طور پر شائع ہوئی ہے جس میں یہ بتایا گیا ہے کہ یہ پہلی پاکستانی خاتون ہیں جنہوں نے نمایاں رنگ میں یہ اعزاز حاصل کیا ہے۔

عزیزہ موصوفہ امریکہ کی لجنہ اماء اللہ کی صدر بھی رہ چکی ہیں اور اب بھی وہ خدا کے فضل سے لجنہ کے کاموں میں نمایاں حصہ لیتی ہیں اور تبلیغ کا خاص شوق رکھتی ہیں۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو سلسلہ کے لئے مبارک کرے اور عزیزہ کو مزید کامیابیاں حاصل کرنے اور سلسلہ کی خدمت کی توفیق دے اور اس کی اولاد کو بھی خادمِ دین بنائے۔

(مرزا نذیر حسین لاہور ابن حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ مرحوم)

ضرورت اساتذہ

مجلس نصرت جہاں کے تحت قائم شدہ سکولوں کے لئے ایم۔ ایس سی اساتذہ کی ضرورت ہے۔ خواہشمند دوست دفتر مجلس نصرت جہاں سے فارم حاصل کر کے درخواستیں بھجوائیں۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبد الحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۲۳؍ماہ وفا ۱۳۵۴ھ
۲۳؍جولائی ۱۹۷۵ء

ایمان باللہ کو مضبوط و مستحکم کرنیکے تین ذرائع

مذہب کی بنیاد اور اس کا اصل الاصول ایمان باللہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ہستی پر ایمان لائے اور اس کو واحد لاشریک مانے بغیر کسی دینی سچائی اور صداقت کا تصور ناممکن ہے۔ تمام دینی صداقتیں ایمان باللہ کے مرکزی عقیدہ کے گرد گھومتی ہیں، اس عقیدہ کی حیثیت اصل اور جڑھ کی ہے باقی تمام دینی صداقتیں اسی سے نکلتی ہیں اور ان میں سے ہر ایک کی حیثیت فرع کی ہے۔ اگر ایمان باللہ ہے تو دین بھی ہے، اور اگر یہ نہیں تو دین بھی نہیں۔ اسی لئے انبیاء علیہم السلام کے دنیا میں آنے کی سب سے بڑی غرض اور ان کی تعلیم اور تبلیغ کا عظیم الشان مقصد یہی ہوتا تھا کہ لوگ خدا تعالیٰ کو شناخت کریں اور اُس زندگی سے جو انہیں جہنم اور ہلاکت کی طرف لے جاتی ہے اور جس کو گناہ آلود زندگی کہتے ہیں نجات پائیں۔ حقیقت میں یہی بڑا بھاری مقصد ان کے سامنے ہوتا تھا۔ اگر خدا تعالیٰ اپنی ہستی کو منوانا نہ چاہتا تو وہ انبیاء کو بھی مبعوث نہ فرماتا۔ انبیاء کا سلسلہ اُس نے اسی لئے قائم فرمایا کہ وہ لوگوں سے اُس کی ہستی کو منوائیں اور اس طرح گناہ آلود زندگی سے نجات پائیں اور اُسی کے حقیقی عبد بنکر اس کے افضال و انعامات کے مورد بنیں اور حقیقی فلاح کے وارث قرار پائیں۔

انبیاء علیہم السلام دنیا میں مبعوث ہوکر لوگوں سے زبردستی اللہ تعالیٰ کی ہستی کو نہیں منواتے بلکہ وہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی ہستی کے ان نشانوں کی طرف جو پہلے سے انفس و آفاق میں موجود ہوتے ہیں متوجہ کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے منشاء اور اذن کے ماتحت ہستی باری تعالیٰ کے بعض تازہ بتازہ نشان دکھا کر اُنہیں ایمان باللہ سے مالامال کر دکھاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی ہستی کے ثبوت کے طور پر انفس و آفاق میں جو بیشمار نشان پہلے سے ظاہر کر رکھے ہیں اور جنہیں وہ مسلسل ظاہر کرتا رہتا ہے اور انبیاء علیہم السلام کے بعثت کے زمانہ میں جن کے پیہم ظہور میں شدت آجاتی ہے اور ان کی کثرت لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کئے بغیر نہیں رہتی تین قسموں میں منقسم ہوتے ہیں۔

اوّل وہ نشان جو اللہ تعالیٰ کے حسن کو آشکار کرتے ہیں کیونکہ ہر حسن کا منبع اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے۔ کائنات ارضی و سماوی میں جو حسن بھی نظر آتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے حسن کا ہی پرتو اور وجد آفرین جلوہ ہوتا ہے۔ دوسرے وہ نشان ہوتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے احسان کو آشکار کر رہے ہوتے ہیں۔ کائنات کی تخلیق اور اس کا پورا نظام جو اس کے بقاء و قیام کا ضامن ہے اس کے ہر لمحہ اور ہر آن ظاہر ہونے والے بے شمار احسانات کا آئینہ دار ہے۔ تیسرے وہ نشان ہیں جنہیں اللہ تعا[لیٰ] اُس کے حسن و احسان کے جلووں سے فائدہ نہ اُٹھاتے اور ان کی ناقدری کرتے ہوئے اُسکے انکار پر اصرار کرنے والوں کو اپنی ہستی اور قدرتوں کا ثبوت دینے کے لئے اپنے قہر اور غضب کے رنگ میں ظاہر کرتا ہے۔ جب ایسے قہر آلود نشان ظاہر ہوتے ہیں تو اُسوقت اچھے اچھے سرکش بھی خدا تعالیٰ کی جناب میں سجدہ ریز ہوکر اس کی ہستی کا اقرار کرنے اور اُس سے اُس کی رحمت طلب کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔

جہاں تک پہلے دو قسم کے نشانوں یعنی اللہ تعالیٰ کے حسن و احسان کے پیہم ظاہر ہونے والے جلووں کا تعلق ہے امام آخر الزمان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

کس قدر ظاہر ہے نور اُس مبدء الانوار کا — بن رہا ہے سارا عالم آئینہ ابصار کا
چاند کو کل دیکھ کر میں سخت بے کل ہو گیا — کیونکہ کچھ کچھ تھا نشاں اس میں جمالِ یار کا
اُس بہارِ حسن کا دل میں ہمارے جوش ہے — مت کرو کچھ ذکر ہم سے ترک یا تاتار کا
چشمۂ خورشید میں موجیں تری مشہود ہیں — ہر ستارے میں تماشہ ہے تری چمکار کا
کیا عجب تُو نے ہر اک ذرہ میں رکھے ہیں خواص — کون پڑھ سکتا ہے سارا دفتر ان اسرار کا
تیری قدرت کا کوئی بھی انتہا پاتا نہیں — کس سے کھل سکتا ہے پیچ اس عقدۂ دشوار کا
آنکھ کے اندھوں کو حائل ہوگئے سَو سَو حجاب — ورنہ تھا قبلہ ترا رُخ ہر کافر و دیندار کا

(سرمہ چشم آریہ صفحہ ۴ مطبوعہ ۱۸۸۶ء)

اور جہانتک تیسری قسم کے نشانوں کا تعلق ہے جو اللہ تعالیٰ کے قہر اور غضب کے آئینہ دار ہوتے ہیں حضور علیہ السلام اُنکی طرف اپنے ایک پُرمعارف شعر میں اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

قادر ہے وہ بارگہ، ٹوٹا کام بناوے — بنا بنایا توڑ دے کوئی اُس کا بھید نہ پاوے

(اخبار بدر ۲۲؍نومبر ۱۹۰۶ء)

اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی ہستی کو آشکار کرنے والے ہر سہ نشانوں کا سورۃ فاتحہ میں بھی ذکر فرمایا ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سورۃ فاتحہ میں مذکور ان ہر سہ قسم کے نشانوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے اور اس کو مستحکم اور مضبوط کرنے کی تین صورتیں ہیں اور خدا تعالیٰ نے وہ تینوں ہی سورۃ فاتحہ میں بیان کر دی ہیں۔

اوّل اللہ تعالیٰ نے اپنے حسن کو دکھایا ہے جبکہ جمیع محامد کے ساتھ اپنے آپ کو متصف کیا ہے۔ یہ قاعدہ کی بات ہے کہ خوبی بجائے خود دل کو اپنی طرف کھینچ لیتی ہے۔ خوبی میں ایک مقناطیسی جذب ہے جو دلوں کو کھینچتی ہے جیسے موتی کی آب، گھوڑے کی خوبصورتی، لباس کی چمک دمک، غرض یہ حسن پھولوں، پتوں، پتھروں، حیوانات، نباتات، جمادات کسی چیز میں ہو اس کا خاصہ ہے کہ بے اختیار دل کو کھینچتا ہے۔ پس خدا تعالیٰ نے یہ پہلا مرحلہ اپنی خدائی منوانے کا حسن کا رکھا ہے جب اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فرمایا کہ جمیع اقسام حمد و ستائش اُسی کیلئے سزاوار ہیں۔

پھر دوسرا درجہ احسان کا ہوتا ہے۔ انسان جیسے حسن پر مائل ہوتا ہے ویسے ہی احسان پر بھی مائل ہوتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے پھر (یعنی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کے بعد) رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ، الرَّحْمٰنِ، الرَّحِیْمِ، مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ صفات کو بیان کر کے اپنے احسان کی طرف توجہ دلائی۔

لیکن اگر انسان کا مادہ ایسا ہی خراب ہو اور وہ حسن اور احسان سے بھی سمجھ نہ سکے تو پھر تیسرا ذریعہ سورۃ فاتحہ میں غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ کہہ کر متنبہ کیا ہے۔ اعلیٰ درجہ کے لوگ تو حسن سے فائدہ اُٹھاتے ہیں اور جو اُن سے کم درجہ پر ہوں وہ احسان سے فائدہ اُٹھا لیتے ہیں۔ لیکن جو ایسے ہی بلید طبع ہوں ان کو اپنے جلال اور غضب سے متوجہ کیا ہے۔ یہودیوں کو مغضوب کہا ہے اور ان پر طاعون ہی پڑی تھی۔ خدا تعالیٰ نے سورۃ فاتحہ میں یہودیوں کی راہ اختیار کرنے سے منع فرمایا۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۱۲، ۲۱۳)

الغرض ایمان باللہ کو مضبوط و مستحکم کرنے کے تین ذرائع ہیں اور وہ ہیں اللہ تعالیٰ کا حسن، اُس کا احسان اور اس کا قہر و غضب۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ فاتحہ میں ان تینوں ذرائع پر اجمال سے اور قرآن مجید کی دیگر سورتوں میں تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ ایک مومن کا یہ فرض ہے کہ وہ ایمان باللہ میں ہمیشہ ترقی کرتا رہے۔ اس کی ایک ہی صورت ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حسن و احسان کے جلووں پر غور کر کے اپنے ایمان کو ہر آن تازہ کر کے اسے مضبوط سے مضبوط اور مستحکم سے مستحکم تر کرتا چلا جائے اور اگر خدا تعالیٰ کی مشیت و اُس کے اذن سے کوئی قہری نشان ظاہر ہو تو ضروری ہے کہ اُس کا دل اللہ تعالیٰ کے خوف اور اس کی خشیت سے بھر جائے اور وہ نہ صرف اپنے لئے بلکہ اُس کی دیگر مخلوق کے لئے اُس سے اُس کی پناہ طلب کرے۔ یہ کیفیت نصیب نہیں ہوتی جب تک کہ انسان اللہ تعالیٰ کے حسن و احسان کے جلووں کو دیکھ کر اُس کے ساتھ محبتِ ذاتی کے وصف سے متصف نہ ہو اور محبت کے رنگ میں اُس کی اطاعت بجا لاکر ہمہ تن اُسی کا نہ ہو رہے۔

ہمیں یہ امر فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت اسی غرض سے ظہور میں آئی ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حسن و احسان اور قہر کے جلووں کی معرفت سے بہرہ ور ہوکر اپنے آپ کو اُس کے ساتھ محبتِ ذاتی کے وصف سے متصف کریں تا ہمارا ایمان ہر لحظہ اور ہر آن مضبوط سے مضبوط اور مستحکم سے مستحکم تر ہوتا چلا جائے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ابتلاء مومن کے ایمان کو مضبوط کرنیکا ذریعہ ہیں

مکرم میاں غلام رسول صاحب اعوان بلاک نمبر (۷) ڈیرہ غازیخان

انسانی زندگی مصائب سے خالی نہیں بادشاہ ہو۔ امیر ہو۔ تاجر ہو یا مزدور مشکلات سب پر آتے ہیں۔ دنیا کی وضع ہی اللہ تعالیٰ نے کچھ ایسی بنائی ہے کہ یہاں دکھ اور سکھ ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔ اِنَّ مع العسر یسرا۔ مگر انسان بالطبع یہ چاہتا ہے کہ اس کی زندگی راحت اور آرام سے گذرے اور اس پر مشکلات نہ آئیں۔ لیکن الٰہی سنت کے خلاف ہے۔ سنت الٰہیہ اسی طرح پر ہے کہ دکھ کے بعد سکھ اور سکھ کے بعد دکھ ضرور آئیں گے۔ دیکھو انسان صحت کی قدر اس وقت کرتا ہے۔ جب بیمار ہوتا ہے۔ مال کی قدر اس وقت کرتا ہے جب تہی دست ہو جاتا ہے۔ اسی طرح امن کی قدر خوف کے بعد کھانے پینے کی قدر بھوک اور پیاس کے بعد۔ عزت کی قدر ذلت کے بعد اور راحت و آرام کی قدر رنج و مصیبت کے بعد ہوتی ہے۔ لیکن انسان کی خواہش یہ رہتی ہے کہ اس کی زندگی ہمیشہ سکھ اور آرام سے گذرے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو شخص چاہتا ہے کہ "صحت و عافیت بھی رہے۔ مال و دولت میں بھی ترقی ہو اور ہر طرح کے عیش و عشرت کے سامان اور مالی اور جانی آرام بھی ہو۔ کوئی ابتلاء بھی پیش نہ آئے۔ پھر یہ کہ خدا بھی راضی ہو جائے وہ ابلہ ہے۔ وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا"۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ ہم نے تو موت و حیات یعنی دکھ اور سکھ اسلئے بنائے ہیں تا تمہیں آزمائیں کہ کون نیک عمل کرتا ہے۔ خلق الموت والحیاۃ لیبلوکم ایکم احسن عملاً دوسری جگہ فرمایا۔ و نبلوکم بالشر والخیر۔ ایک اور جگہ فرمایا۔ احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا امنا وھم لا یفتنون۔ پس ان سے ثابت ہے کہ انسان عمل صالح کیلئے آیا ہے۔ اس کی آزمائش سکھ دے کر بھی ہوگی۔ اور دکھ دے کر بھی ہوگی۔

در اصل دیکھا جائے تو انسان پر دکھوں اور مصائب کا آنا اس کی اصلاح کا موجب بنتا ہے اس میں ذرہ بھی شک نہیں کہ اگر انسان کو ہر طرح کا سکھ اور آرام مل جائے تو وہ اپنا مقصدِ زندگی بھول جاتا ہے۔ اور نفسانی خواہشات کی تکمیل میں لگ کر فسق و فجور کی راہ اختیار کر لیتا ہے پس مصائب اس لئے آتے ہیں کہ وہ اپنی اصلاح کرے اور اپنی کمزوریوں کو دور کرے اور یہ حقیقت ہے کہ مصیبت سے قلب میں وہ کیفیت پیدا ہوتی ہے جو سینکڑوں مجاہدوں سے پیدا نہیں ہوتی۔ برسوں کے مجاہدات سے باطن کو وہ نفع نہیں پہنچتا جو ایک ساعتِ حزن سے پہنچتا ہے۔ ہر ناکامی میں ایک حکمت ہے۔ دلِ مضطر مجبوراً خدا کی طرف متوجہ ہوتا ہے جب مصیبت آتی ہے تو انسان کی فطرت اسے اللہ تعالیٰ کا دروازہ کھٹکھٹانے پر مجبور کرتی ہے مصائب اور تکالیف کا نہ آنا انسان کو سرکش اور مغرور بنا دیتا ہے اور یہ سچ ہے کہ صرف راحت ہی اللہ تعالیٰ کا انعام نہیں۔ شکستگی۔ بے بسی۔ درد و الم بھی اُسی کا کرم ہے۔ . . . . در اصل بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی بندہ کا سچا مونس اور غمگسار ہے۔ پس اس کے سوا اور کون ہے جو اس کے غم کا مداوا کر سکے طاقت کا سر چشمہ تو وہی ہے۔ انسان تو کسی کے کام نہیں آ سکتا۔ وہ تو خود ضعیف اور کمزور ہے۔ پس سچی اور آخری بات تو یہ ہے کہ اگر انسان اپنا تعلق اور رشتہ اپنے رب سے مضبوط کر لے یعنی اس کے حکموں کے آگے سر تسلیم خم کر دے اور اس کا فرمانبردار بندہ بن جائے۔ تو امن میں آ جائے۔ پھر ہر مشکل سے بچنے کی راہ خود بخود نکل آئے۔ ومن یتق اللّٰہ یجعل لہ مخرجاً۔ دوسرے لفظوں میں انسان متقی بن جائے تو بیڑا پار ہے ہر ایک غم اور اندوہ سے اُسے نجات مل جائے۔ دیکھو جب بچہ ماں کی تربیت میں ہوتا ہے تو اُسے کسی قسم کی پریشانی نہیں ہوتی ماں ہی اس کی حفاظت کرتی ہے اور اسے خوش رکھنے کی فکر کرتی ہے وہ ان دنوں ہر غم سے بے نیاز ہوتا ہے۔ گویا اسے غم چھوتا ہی نہیں یہی حال بندہ اور اللہ تعالیٰ کا ہے جب کوئی کا بندہ متقی اور صالح بن جاتا ہے تو وہ اسی کی تربیت میں آ جاتا ہے وھو یتولی الصالحین بندہ کی تربیت کا کافی اور ذکر دیر ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی تربیت میں کوئی خطرہ نہیں

اسمیں شک نہیں۔ کہ ہر مصیبت انسان کا امتحان لینے آتی ہے کہ اس کی روحانی حالت کیسی ہے اور اس کا اپنے رب کے ساتھ کتنا تعلق ہے۔ اگر مشکلات نہ آئیں تو ترقیات بھی نہ ہوں۔ کیونکہ بغیر امتحان کے ترقی نہیں ملتی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ترقی ہمیشہ مصائب اور تکالیف کے بعد ہوتی ہے۔ روحانی حالت کا پتہ اس وقت لگتا ہے جب تکالیف اور مصائب آئیں۔ مومن کا جوہر تو مصائب اور تکالیف کے بعد کھلتا ہے پس مومن تو مصائب میں اپنا قدم راہِ خدا میں اور آگے بڑھاتا ہے اور اُن کو بلندی درجات کا سبب سمجھتا ہے اور یہ سچ ہے کہ بغیر مشکلات اور آزمائش میں سے گذرنے کے اللہ تعالیٰ کا وصال ناممکن ہے۔ اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور تمام حسن کا منبع ہے لہذا جمال کی لذتیں تو اس کے لئے ہیں جو اس کی قیمت ادا کر سکے۔ پس قیمت جمالِ یار کی تو جان ہے اور اس کی راہ میں مصائب کا برداشت کرنا ہے جو مصائب سے گھبراتا ہے وہ جمال کی لذتوں سے کیسے لطف اندوز ہو سکتا ہے۔ پس جن خوش قسمت بندوں کو وہ دل آرام ملا۔ مصائب اور جان دے کے بعد ہی ملا ہے

عاشق جو ہیں یار کو مر مرکے پاتے ہیں
جب مر گئے تو اس کی طرف کھینچے جاتے ہیں

نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ دنیا میں سب سے زیادہ مصائب مجھ پر آئے اسی لئے جمال کی لذتیں بھی حضور کو سب سے زیادہ ملیں پس سب سے زیادہ مصائب انبیاء پر اور ان کے بعد درجہ بدرجہ اخیار اور ابرار پر آتے ہیں اور اس لحاظ سے ان کے درجات ہیں۔ جس کسی نے جیسا رتبہ پایا۔ اسی نسبت سے مصائب سے گذر کر کا امتحان بھی دیا۔ پس اللہ تعالیٰ کے نزدیک تو وفا صدق اور اخلاص کی قدر ہے اور اسی لحاظ سے مرتبے ملتے ہیں۔ دنیا کا امتحان مصائب کی بھٹی میں ڈال کر کیا جاتا ہے۔ . . . یہ بات تسلیم شدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو نہیں ملتا۔ جو آرام اور آسائش کی زندگی بسر کرتے ہیں یا جو عیش کوش ہیں۔ بلکہ وہ تو ان کو ملتا ہے جو تہی دستانِ عشرت ہیں۔ کیونکہ ع

کہ سے خواہد نگار من تہی دستانِ عشرت را

پس وہ دیبا و مخمل کے صوفوں پر لیٹنے والوں۔ ایئر کنڈیشنڈ کوٹھیوں میں رہنے والوں اور ہر قسم کے آرام و راحت کے سامان اکٹھے کرنے کی تگ و دو میں جان ہلکان کرنے والوں کو نہیں ملتا اس کے ملنے کا راستہ تو وہی ہے جو ابرار و اخیار کا ہے اور اسی راستہ سے اس کی تلاش ہوگی اسکے بغیر کامیابی ممکن ہی نہیں اگر دنیا میں آرام و آسائش سے زندگی بسر کرنیکی خواہش ہے تو خیالِ یار کو ترک کرنا پڑے گا۔ ارشاد باری ہے۔ والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا۔ اسمیں لفظ مجاہدہ لگاتار کوشش اور مصائب کو چاہتا ہے کیونکہ اس کے بغیر منزلِ مراد ہاتھ نہیں آتی۔ صوفیا کہتے ہیں۔ کہ جو مزا جستجو اور تلاشِ یار میں ہے وہ وصال میں کہاں۔

کسی نے کیا خوب کہا ہے ع

لذت صحرا نوردی دوریٔ منزل میں ہے

اور یہ صحیح ہے کہ جو مزا اللہ تعالیٰ کی راہ میں رنج و غم اٹھانے کا ہے وہ راحت و آرام میں کہاں حضرت رابعہ سے کسی نے پوچھا۔ کہ آپ کو غم کب ہوتا ہے۔ فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کی راہ میں کوئی غم نہ ہو یہی وجہ ہے کہ شہید بار بار زندگی لینے اور اس کی راہ میں جان دینے کی استدعا کریں گے کیونکہ جو مزا خدا کی راہ میں جان قربان کرنے سے ملا تھا۔ وہ جنت میں کہاں

پس خدا کی راہ میں بندہ کو جو مشکلات پیش آئیں۔ چاہے وہ مالی ہوں یا جانی عزیزوں کے متعلق ہوں یا دوستوں کے متعلق تو ان سے گھبرانا نہیں چاہیئے۔ مومن تو مصائب میں پڑ کر اپنا رشتہ اللہ تعالیٰ سے اور مضبوط کر لیتا ہے اور انعامات کا حقدار بنتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ کہ مصائب اور تکالیف تو دلالہ کا کام کرتے ہیں اور بندے کو اپنے رب سے ملاتے ہیں ایک اور موقع پر فرمایا کہ ایمان کامل کا مزا تو ہم و غم کے دنوں میں ملتا ہے خدا تعالیٰ جب کسی کو اپنی طرف کھینچتا ہے تو اس کی [illegible] ابتلاء مومن کے ایمان کو مضبوط کرنیکا ذریعہ ہیں کیونکہ اُس وقت روح میں عجز و نیاز اور دل میں گداز پیدا ہو جاتی ہے۔ جس سے وہ خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے۔ پھر غم غم نہیں رہتا سچا اور مستقل تعلق تو اللہ تعالیٰ سے ہی ہوتا ہے

پس ہر وقت اور ہر حال میں راضی برضا رہو۔ اور یہ سمجھو کہ "ہر چہ از دوست میرسد نیکوست" یاد رکھو کہ جو شخص خدا تعالیٰ کی آزمائش پر راضی نہیں رہتا۔ خدا تعالیٰ بھی اس سے ناراض ہو جاتا ہے۔ پھر وہ لکھے ہوئے کو مٹانا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ وہ غنی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"حیاتیاتی سائنس"

ایک غیر مجسم معدنی نمک

"پوٹاشیم فاسفیٹ"

POTASSUM PHOSPHATE

مکرم ڈاکٹر سید معدق صاحب "ٹشو سالٹ اینڈ ایجوک" دیوہ منڈی بالکو گجرات

آج کی فرصت میں جدید حیاتیاتی سائنس کی رو سے جسم انسانی میں پائے جانے والے ایک غیر مجسم معدنی نمک (پوٹاشیم فاسفیٹ) سے متعارف کرانا مقصود ہے تا احباب اپنے جسم میں اس نمک کی کمی بیشی کا جائزہ لے کر اللہ تعالیٰ کے اس "انمول" مگر "بے مول" انعام سے فائدہ اٹھا سکیں۔

یہ نمک انسان کے دماغی اور اعصابی خلیات اور بافتوں کا "خالقِ اصغر" بھی ہے اور ان کی طاقتوں اور صلاحیتوں میں ضرورت کے مطابق اضافہ بھی کرتا رہتا ہے یہی وہ قدرتی عنصر ہے جو انسان اور حیوان میں ذہنی فرق کا موجب ہوتا ہے اور انسان کے اشرف المخلوقات ہونے کا سبب ہے۔ جسم انسانی میں اس نمک کا اعتدال پر رہنا ہر انسان کے لئے عموماً مگر الٰہی سلسلوں کے افراد میں خصوصاً ضروری ہوتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے ذریعے تمام بنی نوع انسان میں ایک تعمیری فکری اور عملی انقلاب برپا کرنا ہوتا ہے تاکہ دنیا میں تخریب، پراگندگی اور گمراہی کے طوفانوں کا رخ موڑ کر انہیں بامقصد بنایا جا سکے اور تمام دنیا کو ایک جنتی معاشرے میں تبدیل کیا جا سکے۔

آپ دنیا کی تاریخ پر غور فرماتے ہوئے آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ اللہ تعالیٰ کی خلق کردہ تمام کائنات اور اس میں بسنے والی تمام مخلوقات آج بھی قانون خداوندی کی اسی طرح پابند ہیں جس طرح وہ اپنے ابتدائی دور میں تھیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ کو کبھی سوچ کا رخ صحیح کرنے کی ضرورت پڑتی ہے اور نہ بندوں کے کسی ذہنی بگاڑ کی اصلاح کی حاجت محسوس ہوتی ہے۔ سوائے اس ایک لاکھ چوبیس ہزار استادوں کے تربیت یافتہ "شاہکار قدرت" حضرت انسان کے: جہاں اس کے وجود میں بے پناہ قوتیں اور صلاحیتیں پیدا کر کے اللہ تعالیٰ نے دنیا میں اسے اپنا نائب بنایا ہے۔ وہاں اس کی طبیعت میں "بھول" بھی بہت رکھی ہے۔ یہ اپنے سبق کو بھول بہت جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ انسان کو دنیا میں بہت محنت کوشش اور جدوجہد سے اپنا راستہ بنانا پڑتا ہے۔ اس جہد مسلسل میں سب سے زیادہ دباؤ لوگوں کے دماغی اور اعصابی نظاموں پر پڑ کر ان کی کارکردگی کو متاثر کرتا ہے۔ سو ان ہی نظاموں کی صحت کو بحال رکھنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے "پوٹاشیم فاسفیٹ" جسم انسانی کا جزو رکھا ہے۔ دنیا میں اس کے ذخائر بھی کم قیمت بھی ہے اور سہل الحصول بھی۔ اسی لئے احباب جماعت کو اس مفید اور قیمتی معدنی نمک سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

اس معدنی نمک کا سائنسی نام مونو بیسک پوٹاشیم فاسفیٹ ہے۔ (MONOBASIC POTASSIUM PHOSPHATE) اور اس کا کیمیکل فارمولا KH_2PO_4 ہے۔ یہ معدنی نمک غیر مجسم صورت میں خون کے ... اگرام میں ۳۴۳ ۲/۲ کی نسبت سے پایا جاتا ہے پوٹاشیم فاسفیٹ بنیادی طور پر دماغی اور اعصابی ٹشوز (TISSUES) سیلز (CELLS) مسل سیلز (MYSCLE CELLS) اور خون کے پلازمہ میں پایا جاتا ہے۔ نیز اس معدنی نمک کو دل کی طاقت کے لئے ایک زبردست ٹانک بھی تسلیم کیا گیا ہے۔

ہماری سوچ سمجھ اور فکر و تدبر نیز قوت عمل کا نظام اس نمک کے بغیر کام ہی نہیں کر سکتا۔ جسم میں پوٹاشیم فاسفیٹ دماغی اور اعصابی نظام۔ مرکزی اعصابی نظام۔ آٹونامک نروس سسٹم معدے انتڑیوں کے اعصابی نظام خصوصاً SPLONCHRIC NERYE تمام مسل سیلز (پٹھوں) کے خلیات اور دل کے ساتھ خصوصی تعلق رکھتا ہے جسم انسانی میں اس نمک کی کمی سے نہیں پڑے عوارض لاحق ہو سکتے ہیں۔ یعنی نیورستھینیا (NEURSTHANIA) انسومنیا (INSOMIA) اور برین فیگ (BRAIN FAG)۔

جسم میں اس نمک کی کمی والا مریض آپ کے سامنے تھکا ماندہ اور قابل رحم چہرہ لئے ہوئے آئے گا۔ ذہنی اور جسمانی تھکاوٹ کی مجسم تصویر جسم میں اس نمک کی کمی کو ظاہر کرتی ہے۔ چہرے پر ہوائیاں سی اڑتی ہیں۔ ڈرا ہوا اور سہما ہوا انسان جس کے ذہن میں ہر وقت موت کا ڈر سمایا رہے یا جو کسی گہرے ذہنی صدمے کے غم کو برداشت کر چکا ہو۔ طبیعت میں بے چینی گھبراہٹ جیسے خراماں خراماں چلنے یا ہلکا ہلکا دبانے سے آرام محسوس ہوتا ہو۔ وہ بچے جو آپ کو گود میں اٹھا کر ایک کمرے سے دوسرے کمرے میں لئے پھرنے پر مجبور کریں مگر کسی جگہ بھی انہیں آرام نہ آئے روتے ہی رہیں۔ اس نمک کی کمی کا شکار ہوتے ہیں۔

جن مریضوں کا حلق خشک ہوتا ہے جیسے وہ پانی کے گھونٹ سے تر کریں۔ جسم ٹھنڈا اور ٹھنڈے پسینے بھی اسی نمک کی کمی کا نشان ہوتے ہیں۔ رات کے وقت بہت ڈر لگتا ہے خواب میں اکثر مردوں کو دیکھتا حافظہ کمزور یا یادداشت بالکل جاتی رہے دماغی کام کرنے والے کی نااہلیت ذرا سا جسمانی کام بھی پہاڑ معلوم ہو۔ دن کے وقت نیند کا غلبہ اور رات کے وقت نیند نہ آئے۔ مریض ادھر ادھر ٹہلتا پھرے۔ بے آرامی۔ دماغ پراگندہ یہ علامتیں بھی اس نمک کی جسم میں کمی کی ہیں۔ طبیعت کم گو۔ شرمیلی۔ کھل کر بات نہ کر سکے کلام بے ربط اور فصاحت و بلاغت جاتی رہے غلط الفاظ بولے۔ یا لکھتے میں الفاظ حروف رہ جائیں۔ کاروبار اور مستقبل کے متعلق متفکر اور مایوس رہے۔ مریض ہر کام کے تاریک پہلو پر سوچے ماضی کی خوشگوار یادیں ستاتی رہیں یا وطن کی یاد انسان کو بیمار کر دے تو یہ بھی اس نمک ہی کی کمی کی وجہ سے ہوتا ہے۔

ہسٹیریا کے مریض جو پہلے زور زور سے روئیں پھر یکایک قہقہے مار کر ہنسنے لگیں اس سالٹ کے استعمال سے بفضل اللہ تعالیٰ صحت یاب ہو جاتے ہیں۔

انسان کو سر میں چکر آئیں۔ اور ان میں لیٹنے اٹھنے یا بیٹھنے اور کھڑے ہونے پر زیادتی ہو یا اوپر دیکھنے سے زیادتی ہو آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا جائے سر کی چوٹی میں درد۔ طلبا کا سردرد جو زیادہ مطالعہ کرنے کی وجہ سے ہو۔ نظر میں کمزوری۔ پتلیاں پھیلی ہوئی ہوں۔ آنکھوں کے سامنے سیاہ دھبے نظر آئیں آنکھوں کے ڈھیلے درد کریں۔ آنکھوں میں ریت کا احساس ہو اور عصبی کمزوری کی وجہ بھینگا پن بھی اس نمک کی کمی سے ہوتا ہے۔ آنکھوں میں آنسو ڈبڈبائے رہیں۔ کانوں میں بادل جیسی گرج گونجنے یا سیٹیاں بجتی ہوئی محسوس ہوں۔ ناک سے بدبودار مادہ خارج ہو۔ رات کے وقت ناک بند ہو جائے۔ صبح گاڑھا اور بدبودار مادہ خارج ہو۔ منہ اور سانس سے بدبو آئے۔ سوڑھی ہوئی ان خشک روئی کے رنگ کی۔ گلا خشک ہو اور درد کرے معدے میں ڈوب پڑیں جنہیں کھانے سے آرام آئے۔ طبیعت میٹھی چیزوں۔ ٹھنڈی چیزوں اور برف کی جانب رغبت رکھے۔ کبھی کھٹی یا کڑوی قے ہو۔

شکم ہوا سے بھرا ہوا۔ پیٹ میں سے مردار کی بدبو والے ریاح زور زور سے خارج ہوں۔ مریض کھاتا بہت ہو۔ مگر بھوک پھر بھی نہ جائے۔

دل کی دھڑکن جو سیڑھیاں چڑھنے سے زیادہ ہو دم پھول جائے۔ دل بیٹھتا ہوا محسوس ہو اور لگتا ہے ٹھنڈے پسینے کے ساتھ غشی طاری ہو جائے۔ نبض کمزور اور ڈوبتی ہوئی محسوس ہو۔ اختلاج قلب کی کیفیت محسوس ہو۔

نوجوان مردوں اور عورتوں میں وہمی۔ بدگمان طبیعت اور جذبات ٹھنڈے جن کی وجہ سے وہ ازدواجی زندگی کی ذمہ داریوں سے اکثر کتراں رہیں۔ یہ بھی اس نمک کی کمی کی وجہ سے ہوتا ہے۔

اس نمک کی کمی والے مریض کی تکالیف میں اضافہ بند کمرے میں۔ اکیلا رہنے سے اور شام کے وقت ہوتا ہے۔ کھلی تازہ ہوا اور رونق والے ماحول میں بیمار اپنے آپ کو بہتر محسوس کرتا ہے

یہ علامات و عوارض خواہ کتنے ہی کیوں نہ ہوں کسی ماہر معالج کی ہدایات اور نگرانی میں اس کی تجویز کردہ طاقت کے مطابق مناسب وقت تک پوٹاشیم فاسفیٹ "غیر مجسم اور قطرہ" شکل میں استعمال کرنے سے بفضل اللہ تعالیٰ شفائے کامل حاصل ہوتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنی ترقی کے ساتھ خانہ خدا کی تعمیر کا خیال

مکرم محمد فہیم صاحب نے منگلا سے ۵۰/- روپے بھجواتے ہوئے اطلاع دی ہے کہ ان کو خدا کے فضل سے ترقی ملی ہے۔ جس کے شکرانہ کے طور پر مسجد کے لئے رقم ارسال ہے۔ قارئین کرام سے درخواست ہے کہ ان کی دینی و دنیاوی بہتری کے لئے دعا فرمائیں۔

(وکیل المال آمد تحریک جدید۔ ربوہ)

مرکزی امتحانات اطفال کے پرچے

ابھی بہت سی مجالس نے مرکزی امتحانات اطفال کے حل شدہ پرچے نہیں بھجوائے۔ قائدین کرام جلد بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ خیراً۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

دُعائے مغفرت

عاجز کا بچہ عزیزم داؤد احمد عمر تقریباً ۱۷ سال ۶ فروری ۷۵ء کو اور بڑے بھائی مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب ساکنان چک 165-A / T.D.A تحصیل لیہ ضلع مظفر گڑھ مورخہ ۳ جولائی ۷۵ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

چوہدری محمد ابراہیم صاحب کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے تقریباً ۲ سال بطور کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت کی توفیق دی۔

احباب کی خدمت میں ہر دو کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے نیز عاجز کے خاندان کے غمزدگان کے لئے صبرِ جمیل کی درخواستِ دعا ہے۔

(محمد اسحاق چوہدری آف چک 165-A / T.D.A حال صدر حلقہ پرانی انارکلی لاہور)

درخواست ہائے دُعا

۱۔ مکرم ملک مبارک احمد صاحب مبارک ہوٹل اڈہ لاریاں ربوہ چند دن ہوئے سٹوو پھٹ جانے سے شدید طور پر جھلس گئے ہیں۔ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیرِ علاج ہیں۔ حالت ابھی تسلی بخش نہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ آمین۔

(ممتاز حسین امتیاز۔ خلافت لائبریری ربوہ)

۲۔ خاکسار کی والدہ محترمہ (اہلیہ محترم مرزا مبارک احمد صاحب) جو محترم قاضی بشیر احمد صاحب بھٹی راولپنڈی کی صاحبزادی ہیں بلڈ پریشر، گردے اور دل کی خرابی کی وجہ سے گزشتہ دو ماہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ علاج جاری ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین

(مرزا مظفر احمد ناظم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ حیدر آباد۔ سندھ)

۳۔ میری والدہ محترمہ بیگم قاضی رشید احمد صاحب ارشد مرحوم، آجکل بعارضہ قلب بیمار ہیں اور حیدر آباد سول ہسپتال میں ان کا علاج ہو رہا ہے۔ احباب جماعت سے ان کی کامل شفایابی اور درازیٔ عمر کے لئے ملتجیانہ درخواست دعا کرتا ہوں۔

۴۔ ہمارے دو مقدمات چل رہے ہیں۔ احباب سے ان میں کامیابی حاصل ہونے کے لئے بھی درخواست دعا ہے۔

(امین الرشید ہاشمی ساری آئل اینڈ گیس کیمپ نزد تھانہ بھولا خان۔ سندھ)

۵۔ میرا لڑکا سرور احمد چند دن سے بیمار ہے۔ احباب سے کامل و عاجل شفا کیلئے درخواست دعا ہے۔ (انوار احمد دار الیمن ربوہ)

۱۱ جون ۱۹۷۵ء کے الفضل میں شائع شدہ مضمون "نمک کے جسم انسانی پر حیرت انگیز اثرات" میں (آج کے مضمون سے متعلق الٰہی سلسلوں کے بعض افراد کی) ایک علامت دینا رہ گئی تھی لیکن وہ چونکہ بہت ہی اہمیت کی حامل ہے اس لئے اُس کا ذکر بھی ضروری سمجھتا ہوں اور وہ یہ کہ مامورینِ وقت کے تربیت یافتہ لوگوں میں سے اکثر مختلف قسم کی روحانی منزلوں سے گزرتے ہوئے جب عرفانِ الٰہی کی منزل میں داخل ہوتے ہیں تو وہ حسنِ ازلی اپنے اس امید افزا فرمان کے مطابق کہ "دکھاتا ہے اپنا آپ جسے چاہے" اُن لوگوں پر اچانک کسی راہ سے یا کسی رنگ میں اپنے مسحور کن حُسن کا جلوہ دکھا دیتا ہے تاکہ ان لوگوں کو حق الیقین حاصل ہو جائے کہ وہ خود زندہ دوسروں کو زندہ رکھنے والا اور اُن سے ہر وقت ایک زندہ تعلق قائم کرنے پر قادر ہے تو وہ لوگ اُس تمام قسموں کی حمد کے صحیح حقدار کے حُسن کا جلوہ دیکھ کر اس کی ذرہ نوازی اور قدر دانی کا مشاہدہ کر کے اس کے ہر وقت اور ہر لمحے کے احسانات کے پیشِ نظر جب اُس کے حضور کوئی بھی نذر پیش کرنے کے لائق اپنے پاس نہیں پاتے جو اُس کے شایانِ شان ہو تو اس بے بسی کے عالم میں اُن کی آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑیاں لگ جاتی ہیں اور پھر تو لوگوں سے چھپ کر اُس کے حضور ہر وقت آنسوؤں کے نذرانے پیش کرتے رہتے ہیں تاکہ وہ اُن پر راضی رہے اور اُن کو اپنے شربتِ دیدار سے کہیں محروم نہ کر دے۔ "الصّمد" جو ہُوا اسے کسی کی کیا پرواہ ہے۔ تو آپ جانتے ہیں کہ اُن پُرخلوص آنسوؤں کی صورت میں آپ اپنے پیارے آقا کے حضور کیا پیش کر رہے ہوتے ہیں؟ یہ نمک کا گاڑھا محلول ہوتا ہے جس کے ذریعے جسم انسانی سے کافی مقدار میں نمک خارج ہو جاتا ہے اور پھر اگر اس کے فضل اور اس کے عطا کردہ علمی خزانوں سے لاعلمی میں اس کمی کو پورا نہ کیا جائے تو اس کے قانون کی پابندی نہ کرنے کے جس طرح آگ کو ہاتھ چاہے احمق انسان لگائے چاہے ولی اللہ، اس کا ہاتھ ضرور جلے گا سوائے ان کے جنہیں وہ معجزے کے طور پر ہر مقام کی لغزش سے بچاتا ہے ضرور جسم انسانی میں نمک یعنی SODIUM CHLORIDE کی کمی سے پیدا ہونے والے عوارضات پیدا ہو جائیں گے۔

اس صورت میں گھبرانے کی بجائے صحیح علاج کرنا مناسب رہتا ہے۔ تاکہ اللہ تعالیٰ شفائے کامل و عاجل سے نوازے۔

کامیابی کی راہیں

پہلا حصہ:۔ (ستارہ اطفال)

دوسرا حصہ:۔ (ہلال اطفال)

تیسرا حصہ:۔ (قمر اطفال)

چوتھا حصہ:۔ (بدر اطفال)

چاروں کتابیں مجالس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ اور احمدی بچوں اور بچیوں کے پُرزور مطالبہ پر تیسری بار شائع کروائی گئی ہیں۔ یہ کتب نہایت آسان فہم انداز میں تیار کی گئی ہیں اور بنیادی اسلامی تعلیمات بچوں میں راسخ کرنے کے لئے بہت ہی مفید ہیں۔

بچوں کو یہ کتب خود خرید کر پورے ذوق و شوق سے پڑھنی چاہئیں اور اپنی دینی معلومات کو بڑھائیں اور اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کریں۔

قیمت ستارہ اطفال۔	۵۰/ پیسے
" ہلال اطفال۔	۱/-
" قمر اطفال۔	۱/۵۰
" بدر اطفال۔	۲/-

(مینیجر شعبہ اطفال)

سالانہ اجتماع خدام و اطفال ۲۴، ۲۵، ۲۶ اکتوبر کو منعقد ہو رہا ہے

(معتمد مرکزیہ)

قائدین مجالس! اپنی مجلس کا تدریجی بجٹ جلد پورا فرمائیں۔ (مہتمم مال)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ کا ضروری اعلان برائے سال ۱۳۵۵ ہش / ۱۹۷۶ء

علمی تصانیف پر ۷½ ہزار روپے سالانہ کے انعامات

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جلسہ سالانہ ۱۹۴۹ء کے موقع پر احباب جماعت کے سامنے سلسلہ کتب کی تصنیف کے بارے میں ایک جامع سکیم رکھی تھی۔ اس سکیم کی ترغیب کے لئے فضل عمر فاؤنڈیشن کی طرف سے ڈیڑھ ڈیڑھ ہزار روپے کے پانچ انعامات مقرر کئے گئے ہیں۔ یہ انعامات ان کتب کے لئے مقرر کئے گئے ہیں جو مندرجہ ذیل وسیع عنوانات کی شقوں میں سے کسی ایک شق کے تحت آجائیں۔

پہلا انعام۔ بنیادی اسلامی عقائد مثلاً ہستی باری تعالیٰ۔ صفات الٰہیہ۔ ضرورت نبوت۔ معیار شناخت نبوت۔ دعا۔ قضا و قدر۔ بعث بعد الموت۔ بہشت و دوزخ۔ معجزات۔ ضرورت شریعت وغیرہ۔

دوسرا انعام۔ اسلامی عبادات اور اسلامی اخلاق کا کوئی پہلو۔

تیسرا انعام۔ تاریخ مذہب۔ تاریخ انبیائے سابقہ۔ تاریخ اسلام۔ کسی ملک میں اسلام پھیلنے کی تاریخ۔ تاریخ احمدیت۔ صحابہؓ یا کسی ممتاز مسلمان کی تاریخ و سیرت وغیرہ۔

چوتھا انعام۔ اسلامی اقتصادیات مثلاً "بنکنگ اور سود"۔ "نظام بیمہ" "لیبر اور متعلقہ مسائل"۔ "تجارتی کمپنیوں کا نظام"۔ "انڈسٹری"۔ "بین الاقوامی تجارت" (ان مضامین پر اسلامی نقطۂ نگاہ سے روشنی ڈالنے کے علاوہ رائج الوقت نظام کے ساتھ موازنہ بھی کرنا ہوگا۔) کسی دنیوی علم کی ترقی کے لئے مسلمانوں کی تحقیق اور اس کی ترقی میں ان کا حصہ۔

پانچواں انعام۔ کوئی علمی موضوع جو اوپر کی شقوں میں شامل نہ ہو۔

شرائط

(۱) یہ انعام ہر سال دیا جائے گا۔ اس کے لئے سال یکم جنوری سے ۳۱ر دسمبر تک شمار ہوگا۔

(۲) مقابلہ میں وہی مسودات کتب شامل کئے جاسکیں گے جو یکم نومبر تک دفتر فضل عمر فاؤنڈیشن میں موصول ہو جائیں گے۔

(۳) یہ ضروری ہوگا کہ کتاب شائع شدہ نہ ہو بلکہ صرف مسودہ بھجوایا جائے گا۔

(۴) یہ مسودہ بیس ہزار الفاظ سے کم نہ ہو۔

(۵) پرانی کتب زیر غور نہ آئیں گی۔

(۶) انعام حاصل کرنے کے لئے ایک خاص علمی اور تحقیقی معیار مقرر کیا گیا ہے۔ اس معیار پر پورا اترنے کا فیصلہ اور انعام کے قابل سمجھے جانے کا فیصلہ ایک بورڈ کرے گا جس کا تقرر اس غرض کے لئے صدر فضل عمر فاؤنڈیشن کی طرف سے ہوا کرے گا۔ اس بورڈ کا فیصلہ آخری اور قطعی ہوگا اور اس کے خلاف کسی عدالت میں چارہ جوئی نہیں ہو سکے گی۔

(۷) ضروری نہ ہوگا کہ ہر سال یہ انعام ضرور دیا جائے بلکہ اگر کسی سال کسی شق میں کوئی مضمون بھی معیار پر پورا نہ اترے تو اس سال انعام نہ دیا جائے گا۔

(۸) انعام حاصل کرنے والے مضمون کا کاپی رائٹ مصنف کا ہوگا لیکن انعامی مقالے یا تصنیف کے ⅓ حصہ کو بصورت اقتباس شائع کرنے کا فضل عمر فاؤنڈیشن کو حق ہوگا اور اگر تین سال تک انعامی مقالے یا تصنیف کو مصنف شائع نہ کرے تو کاپی رائٹ فضل عمر فاؤنڈیشن کا ہو جائے گا۔ مقالہ نویسندگان اپنے اپنے مقالوں کی کم از کم دو مجلد کاپیاں فاؤنڈیشن کے دفتر میں بھجوائیں۔

(۸ الف) اگر کسی مقالہ کی طباعت و اشاعت فاؤنڈیشن کے خرچ پر زیر غور ہو اور مصنف کا اصرار ہو کہ اسے مناسب رائلٹی ادا کی جائے تو فاؤنڈیشن اس پر غور کر سکتا ہے یعنی رائلٹی دے کر مقالہ چھپوانا خارج از امکان نہیں۔

(۸ ب) اگر مقالہ نویس اپنا مقالہ خود شائع نہ کر سکتا ہو اور مقالہ کی اشاعت فاؤنڈیشن کے نزدیک سلسلہ کے مفاد کے لئے ضروری ہو تو فاؤنڈیشن اس کی اشاعت کا مناسب انتظام کرے گا۔

(۹) مندرجہ بالا پانچوں شقوں کے وسیع عنوانات کے ماتحت کسی عنوان کا قائم کرنا خود مصنف کا کام ہوگا مگر بہتر ہوگا کہ عنوان کے متعلق وہ صدر سے استصواب کر لے۔

(۱۰) اس امر کا فیصلہ کہ کوئی مضمون کس شق کے تحت آتا ہے یا یہ کہ کسی شق کے تحت بھی نہیں آتا، صدر محترم فضل عمر فاؤنڈیشن کا کام ہوگا اور اس کے بارے میں ان کا فیصلہ قطعی اور آخری ہوگا۔

(نوٹ) ۱۔ انعامی مقابلہ میں مقالہ جات بھجوانے والے دوست یہ بھی وضاحت فرما دیں کہ ان کا مقالہ کون سے انعام (پہلے یا دوسرے وغیرہ) کی کس شق میں آتا ہے؟

۲۔ مقالہ لکھنے سے پہلے مؤلف اپنے مضمون کا مجمل ڈھانچہ ارسال کریں تاکہ متعلقہ کمیٹی اس پر غور کرے اگر ضرورت سمجھے تو مضمون کو بہتر بنانے کیلئے مناسب راہنمائی کر سکے۔

۳۔ مقالہ نویس اپنے مقالوں میں حوالہ جات مکمل درج کریں۔ جن میں کتاب کا سن طباعت اور مصنف کا نام ضروری طور پر شامل کیا جائے۔

۴۔ انگریزی خوان طبقہ توجہ کرے۔ جائز ہوگا کہ ایک عربی دان عالم اور ایک انگریزی دان دونوں مل کر انگریزی میں مقالہ مرتب کریں جو دونوں کے نام پر شمار اور شائع ہو سکے گا۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن۔ ربوہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

لاہور ۲۲ر جولائی۔ پنجاب میں سیلاب کی صورت حال مجموعی لحاظ سے اب بہتر ہے۔ بلوکی اور تریموں کے سوا باقی تمام مقامات پر دریائے راوی اور چناب میں سیلاب کا زور ٹوٹ گیا ہے۔

سیلاب کے اطلاعاتی مرکز کی اطلاع کے مطابق بلوکی کے مقام پر دریائے راوی میں پانی کا اخراج ایک لاکھ انسٹھ ہزار کیوسک ہے جبکہ تریموں کے مقام پر دریائے چناب کی سطح کم ہو گئی ہے مگر یہاں اب بھی شدید سیلاب ہے۔ یہاں پانی کا اخراج تین لاکھ اتالیس ہزار کیوسک سے زائد ہے۔ دریں اثناء لاہور اور سرگودھا ڈویژن میں تین روز کے وقفہ سے پھر موسلا دھار بارش ہوتی رہی جس کی وجہ سے سیلاب سے متاثرہ افراد مزید مشکلات سے دوچار ہو گئے۔

دریائے چناب کے سیلاب سے چنیوٹ، شورکوٹ اور جھنگ کے ساڑھے چار صد دیہات متاثر ہوئے ہیں اور تین لاکھ ایکڑ اراضی زیر آب آگئی ہے۔ چھ سو مکانات تباہ ہو گئے ہیں۔ فوج نے تین ہزار افراد کو گھرے ہوئے علاقوں سے باہر نکالا اور آٹھ صد مویشیوں کو بچایا گیا۔ چنیوٹ کا حفاظتی بند تا حال محفوظ ہے لیکن مزید سیلاب کی صورت میں اسکے ٹوٹنے کا خطرہ ہے۔ جھنگ کے حفاظتی بند کو اب کوئی فوری خطرہ نہیں رہا۔

لاہور ۲۲ر جولائی۔ پنجاب کے نئے وزیر اعلیٰ صادق حسین قریشی نے کہا ہے کہ صوبے میں امن عامہ کی حالت کو بہتر بنانے کے لئے ہر ممکن کوشش کی جائیگی۔ افسروں اور ماتحت عملہ میں عدم تحفظ کا احساس ختم کیا جائے گا۔ افسروں نے اگر تسلی بخش طریق سے کام نہ کیا تو قانون کے مطابق ان کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

تریاق اٹھرا — اٹھرا کے علاج کے لئے — کورس ۔/۲۰ روپے
نورِ نظر — اولاد نرینہ کے لئے — کورس ۔/۳۵ روپے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون ۵۳۸